Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴

دفتر الفضل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۳۱/۶۶ | ۸ صفر ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۸ صلح ۱۳۵۶ہش ۔ ۲۸ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# سب عقدہ کشائیاں مجاہدہ اور دعا کے ساتھ وابستہ ہیں

## جب انسان اللہ تعالیٰ ہی کے دروازہ پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو وہ ضرور رجوع بہ رحمت ہوتا ہے

"جو شخص محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اُس سے اِس امر کی گرہ کشائی کے لئے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون (وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ۔ یعنی جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھا دیتے ہیں) کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے اور اسے اطمینانِ قلب عطا کرتا ہے۔ اور اگر خود دِل ظلمت کدہ اور زبان دعا سے بوجھل ہو اور اعتقاد شرک اور بدعت سے ملوّث ہو تو وہ دعا ہی کیا ہے اور وہ طلب ہی کیا ہے جس پر نتائجِ حسنہ مترتب نہ ہوں۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز رستوں اور اُمّید کے دروازوں کو اپنے اُوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اس وقت تک وہ اِس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے۔ لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازہ پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذبِ نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دِل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے مُنہ پر اُلٹا مارتا ہے اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دِل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ رمئی ۱۹۰۳ء)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

ربوہ ۲۸ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کافی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

---

## احمدی طلباء اور والدین متوجہ ہوں

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

جملہ احمدی طلباء اور ان کے والدین سے گذارش ہے کہ جماعت کے تربیتی نظام سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی خاطر ہر احمدی طالب علم چاہیئے کہ جس مقام پر بھی وہ تعلیم حاصل کر رہا ہو جلد از جلد امیر صاحب مقامی سے رابطہ پیدا کرے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے احمدی طلباء سے مل کر باجماعت نماز کے قیام کی کوشش کرے اور بالخصوص جمعہ کی نماز میں التزام کے ساتھ شامل ہوتا رہے۔ نیز مقامی جماعت کے رضاکارانہ خدمت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ احمدی طلباء کے والدین سے بھی گذارش ہے کہ وہ بھی اِس امر کا خیال رکھیں کہ ان کے بچے نظامِ سلسلہ سے پوری طرح وابستہ ہیں اور اسلامی شعائر پر کاربند ہیں۔

## ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض مصروفیات کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ۵ فروری سے ۱۴ فروری تک ملاقات نہیں ہوگی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah


روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ صلح ۱۳۵۶ ہش
۲۸ جنوری ۱۹۷۷ء

# کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرتِ صحیحہ کے ساتھ پیدا کر کے اسے شرف اور بزرگی کا ایک خاص مقام عطا کیا ہے اور اِسی بناء پر اسے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ یہ شرف اور بزرگی اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ اُس صلاحیت میں مضمر ہے جس سے صحیح طور پر کام لے کر وہ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کر سکتا ہے۔ برخلاف اس کے جو شخص اس صلاحیت سے کام نہیں لیتا نہ صرف یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے سے محروم رہتا ہے بلکہ رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ شرف کے مقام سے ہٹ کر انتہائی پستی میں آ گرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انسان کے اِس شرف اور بزرگی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۵ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۵ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۵ (التین آیات ۵ تا ۷)

ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے (یعنی اسے روحانی ترقی کی بہترین صلاحیتیں عطا کی ہیں)۔ پھر ہم نے اسے ادنیٰ درجوں سے بھی بدتر درجہ کی طرف لوٹا دیا باستثناء ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے مناسب حال عمل کئے سو ان کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا نیک بدلہ ہو گا۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہی نہیں بتایا کہ اُس نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے اس کے باوجود وہ روحانی ترقیات حاصل کرنے کی بجائے بدی کی طرف مائل ہو کر اپنے آپ کو اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ میں گرا لیتا ہے بلکہ اس نے اِس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ انسان اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ میں گرنے سے کیونکر بچ سکتا ہے۔ اس کا طریق اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ انسان ایمان لانے کے بعد اعمالِ صالحہ بجا لائے۔ اگر وہ ایمان لانے کے بعد اعمالِ صالحہ بجا لائے گا تو پھر غیر محدود روحانی ترقیات کے دروازے اس کے لئے کھلتے چلے جائیں گے اور ایک نہ ختم ہونے والا نیک اجر اسے ملتا چلا جائے گا۔ وہ نیک اجر کیا ہے؟ اس کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے ایک اور سورۃ میں اِن الفاظ میں فرمائی ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۵ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْۤ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۵ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۵ (حٰمٓ السجدة آیات ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر سیدھی راہ پر لگے رہے ان پر فرشتے اُتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دُنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (یعنی جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہو گا۔

خدا تعالیٰ کے مامور ایسے وقت ہی دُنیا میں مبعوث ہوتے ہیں جب لوگ بدیوں میں ملوث ہونے کے باعث ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ کے مصداق بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ آتے ہی اِس لئے ہیں کہ وہ انہیں حقیقی ایمان باللہ اور اعمالِ صالحہ کی نعمت سے مالا مال کر کے اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ کا وارث بنائیں یعنی انہیں اِس قابل بنائیں کہ تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ کا عظیم الشان وعدہ ان کے حق میں پورا ہو۔ لیکن چونکہ وہ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ میں گرے ہوئے ہونے کے باعث بُرائیوں اور بدیوں میں بُری طرح غرق ہوتے ہیں اِس لئے وہ مامورینِ الٰہی کی آواز پر کان نہیں دھرتے اور اُلٹا ان کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور ان کی ایذا دہی میں حد سے گزر جاتے ہیں۔ ہر چند کہ مامورینِ الٰہی انہیں ایمان اور اعمالِ صالحہ کی نعمت سے مالا مال کرنے کی جدّ و جہد میں دن رات ایک کر دیتے ہیں لیکن جن کی قسمت میں ہدایت نہیں ہوتی وہ اپنی ظالمانہ روش سے باز نہیں آتے اور ہر قسم کی بدیوں اور بے حیائیوں میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کو حکم دے دیتا ہے کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو تم اپنے متبعین سمیت ایمان اور اعمالِ صالحہ میں ترقی کرتے چلے جاؤ۔ آخر ایک وقت آئے گا کہ مَیں تمہارے اور تمہارے مخالفین کے درمیان فیصلہ کر دوں گا۔

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں مبعوث ہوئے تو اُس وقت آپؐ کی قوم فسق و فجور میں غرق ہونے کے باعث اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ میں گری ہوئی تھی آپؐ نے انہیں اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ کے بلند مقام پر واپس لانے اور ایمان اور اعمالِ صالحہ کی نعمت سے مالا مال کر کے تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ... الخ کا مصداق بنانے کی انتہائی کوشش کی لیکن معدودے چند سعید الفطرت انسانوں کے سوا کسی نے آپؐ کی آواز پر کان نہ دھرا اور اُلٹا آپؐ اور آپؐ کے متبعین کو تعذیب کا نشانہ بنانے پر تُل گئے اور ظلم کا بازار گرم کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی آخر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا کہ آپ انہیں اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ میں ہی پڑا رہنے دیں اور اپنے متبعین کو ایمان لانے کے بعد اعمالِ صالحہ میں ترقی کرنے کی ترغیب دیتے رہیں اور فیصلہ کو خدا پر چھوڑ دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قُلْ كُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰی سَبِیْلًا ۵ (بنی اسرائیل آیت ۸۵)

ترجمہ:۔ تُو (انہیں) کہہ (کہ ہم میں سے) ہر ایک فریق اپنے (اپنے) طریق پر عمل کر رہا ہے۔ پس (اپنے رب پر ہی فیصلہ چھوڑ دو (کیونکہ) تمہارا رب اسے جو زیادہ صحیح راستہ پر ہے جانتا ہے (اِس لئے اس کا فیصلہ سچے کی سچائی کو ضرور روشن کر دے گا)۔

آخر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اس کے فیصلہ کا دن آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر دکھایا اور وہ جو اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ میں پڑے ہوئے تھے انہیں ایمان لاتے ہی بنی ✽

## جماعت احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ یکم۔۲۔۳ اپریل ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو گی۔

(۱) ایجنڈا کے لئے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری ۱۹۷۷ء ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے عام اجلاس میں پیش ہوں گی اور وہی تجاویز بھجوائی جائیں گی جو کثرتِ رائے سے پاس ہوں گی۔

(۲) نمائندگان کا انتخاب بھی جماعت کے عام اجلاس میں ہو گا۔ منتخب نمائندگان کے اسماء گرامی ۱۵ مارچ تک سیکرٹری مجلس مشاورت کو پہنچ جانے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

## درخواستِ دُعا

میرے چھوٹے بھائی بشیر احمد صاحب قریشی لاہور کی اہلیہ کی ایک حادثے میں کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ میو ہسپتال لاہور میں دوسری بار اپریشن ہوا ہے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور رحم شاملِ حال کرے اور عزیزہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(خاکسار (پروفیسر) بشارت الرحمٰن ایم۔ اے، ربوہ)

# احمدیت کی امتیازی شان

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۷)

## حضرت بانی احمدیت بے مثال عاشقِ رسولؐ کی حیثیت سے

برصغیر پاک و ہند کے صاحب طرز ادیب جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کا یہ چشم دید واقعہ عالمی ڈائجسٹ کراچی (کے شمارہ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں) شائع ہو چکا ہے کہ ایک دفعہ (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی فرقہ احمدیہ دہلی میں مقیم تھے۔ ایک دن میں مرزا غلام احمد صاحب کے یہاں جانے لگا تو میرے ایک فقیر منش چچا مرزا عنایت بیگ صاحب نے مجھ سے کہا کہ جن سے تم ملنے جا رہے ہو ان کی آنکھوں کو دیکھو کہ کس رنگ کی ہیں فرحت اللہ بیگ لکھتے ہیں کہ

"جب مرزا صاحب کے پاس گیا تو بڑے غور سے ان کی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سبز رنگ کا پانی گردش کرتا معلوم ہوتا ہے ..... وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے چچا صاحب قبلہ سے تمام واقعات بیان کئے فرمانے لگے "فرحت دیکھو اس شخص کو برا کبھی نہ کہنا۔ فقیر ہے۔ اور یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں۔ میں نے کہا آپ نے کیوں کر جانا۔ فرمایا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں ہر وقت غرق رہتا ہے اس کی آنکھوں میں سبزی آ جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبز رنگ کے پانی کی ایک لہر میں دوڑ گئی ہے۔ میں نے اس وقت تو ان سے اس کی وجہ نہیں پوچھی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ سب فقرا اور اہل طریقت اس پر متفق ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سبز ہے۔ اسی کا عکس آپ کے زیادہ خیال کرنے سے آنکھوں میں جم جاتا ہے"۔

(رسالہ "عالمی ڈائجسٹ" شمارہ اکتوبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۲۲ کراچی)

### روضہ نبویؐ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

گنبد خضریٰ کے ذکر پر مجھے اس وقت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی پُر رقت بھری روایت یاد آ گئی کہ ایک دفعہ حضرت میر ناصر نواب صاحب (نانا جان) نے کوئی ایسی بات کہی کہ اب تو حج کے لئے سفر اور رستے وغیرہ کی سہولت پیدا ہو رہی ہے حج کو چلنا چاہئے۔ اس وقت زیارت حرمین شریفین کے تصور میں حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور آپ اپنے ہاتھ کی انگلی سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ حضرت نانا جان کی بات سن کر فرمایا:۔

"یہ تو ٹھیک ہے اور ہماری بھی دلی خواہش ہے مگر میں سوچا کرتا ہوں کہ کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کو دیکھ بھی سکوں گا"

("چار تقریریں" ص ۱۰ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

یہ تو ایک بے مثال عاشق رسولؐ کے قلبی جذبات و واردات ہیں۔ لیکن آہ انگریزی عہد حکومت میں بعض ایسے "مفتیان عظام" اور مفکرین کرام بھی پیدا ہوتے ہیں جنہوں نے یا تو گنبد خضریٰ کے حرام اور ناجائز ہونے کا فتویٰ دیا۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص [illegible])

یا اسے غریبوں کے خلاف سرمایہ داروں کی سازش سے تعبیر کرتے ہوئے لکھا کہ:

"سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاک حجرے کو گرایا اور اس پر پختہ عمارت تعمیر کر دی تاکہ سادگی پسند اور غریب کی اصلی زندگی کی طرف مسلم عوام کا دھیان ہی نہ جائے۔ اگر نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر اصل حالت میں ہوتی تو اس کی زیارت سے سرمایہ داروں کے خلاف مسلمانوں کی نفرت قائم رہتی اور اس طرح نظام سرمایہ داری کے چکنا چور ہو جانے کا اندیشہ تھا"۔

(تاریخ احرار از چودھری افضل حق صاحب طبع دوم صفحہ ۳۰)

مے ہستی سے خالی ہے دل عشق سے خالی ہے
بیکار گئے ان کے سبھی ساغر و پیمانے

### حضرت امیر خسرو اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

امت میں بے شمار عشاقِ رسولؐ گزرے ہیں جن میں حضرت امیر خسروؒ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
[illegible]

مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال و جلال کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں:۔

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیحِ ناصری شد از دمِ او بے شمار

فرماتے ہیں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہ ذقن (یعنی ٹھوڑی) میں لاکھوں یوسف دیکھتا ہوں۔ اور حضور کے دم سے سو ہزار یا کروڑ نہیں بے شمار مسیح پیدا ہو چکے ہیں۔

؎ خاکپائے مصطفیٰ بہتر ہے ہر اکسیر سے
سینکڑوں عیسیٰ بنے اس خاک کی تاثیر سے

؎ عیسیٰ کے معجزوں نے مُردے جلا دئے
محمدؐ کے معجزوں نے عیسیٰ بنا دئے

### خاتم الانبیاء مجمع الانوار ہیں

برصغیر پاک و ہند میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور یا بشر ہونے کا مسئلہ خاص اہمیت رکھتا ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے براہین احمدیہ حصہ سوم میں سورۃ نور کی آیت "اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" کی جو لطیف تفسیر بیان فرمائی ہے اس سے ہر نکتہ شناس عالم محقق اور عارف کے لئے علم و معرفت کے بہت سے گوشے بے نقاب ہو کر سامنے آ جاتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے [illegible] کے مظہرِ اتم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بے اختیار درود جاری ہو جاتا ہے۔ اس مبسوط اور پر معارف مضمون کا خلاصہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبارک الفاظ میں یہ ہے کہ

"وجود مبارک صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی نور جمع تھے۔ سو ان نوروں پر ایک اور نور آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہو گیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا"

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ وبارک وسلم انک حمید مجید

### معراج محمدیت کا ایمان افروز تصور احمدیت میں

المختصر! جس طرح بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری جان محمدؐ ہیں اسی طرح احمدیت کی جان بھی محمدیت ہی ہے۔ اب آخر میں اس کی ایک اور لطیف مثال دے کر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

سورۃ نجم کی آیت "دَنَا فَتَدَلّٰی" (النجم: ۹) میں بالاتفاق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شہودِ عالمِ سفرِ معراج کا ذکر ہے جو دعویٰ نبوت کے پانچویں سال میں ہوا

؎ فرش سے جا کر لیا دم عرش پر
مصطفےٰ کا سیرِ روحانی تو دیکھ

بانی جماعت اسلامی جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی "تفہیم القرآن" میں "دنیٰ فتدلیٰ" کی کیفیت معراج ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ

"پھر قریب آیا پھر اوپر معلق ہو گیا"

لیکن حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات "فوائد الفواد" میں ہے کہ آپ نے ایک بار فرمایا کہ ایک بزرگ نے کہا ہے "میں نہیں جانتا کہ آیا شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش و کرسی اور بہشت و دوزخ کے پاس لے جایا گیا یا یہ سب چیزیں وہاں پہنچا دی گئیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز تھے۔

یہ بتانے کے بعد حضرت نظام الدین اولیاؒ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ عقیدہ دکھا جائے کہ یہ سب چیزیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائی گئیں تو اس سے حضورؐ کا مرتبہ بلند تر ہو جاتا ہے یہی مذہب حضرت سرمد رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔

حضرت سرمدؒ (جو اسی عقیدہ کی بناء پر جامع مسجد دہلی کے سامنے شہید کئے گئے) پوری عمر پرچم حسین لہراتے اور پوری شان سے فرماتے رہے۔

ع سرمد گوید فلک بہ احمد در شد

(اردو دیکو ثرنت ۳۹۱ و
قاموس المشاہیر جلد اول ص ۲۸۷، ۲۸۱)

یعنی علماء ظواہر تو یہ کہتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر تشریف لے گئے۔ مگر سرمد کہتا ہے کہ خود آسمان حضورؐ کی خدمت میں حاضر کئے گئے۔

لیکن تحریک احمدیت کا تصورِ معراج اس سے بھی بہت بلند بہت اعلیٰ اور بہت ارفع ہے چنانچہ حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ اسی آیت کی تفسیر کا ترجمہ یہ تحریر فرماتے ہیں:

"اور وہ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بندوں کے اس اضطراب کو دیکھکر اور ان پر رحم کر کے خدا سے ملنے کے لئے اس کے قریب ہوئے اور وہ (خدا) بھی (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے شوق میں) اوپر سے نیچے آگیا"

(تفسیر صغیر ۲۵)

بالفاظِ دیگر حضرت نظام الدین اولیاؒ اور حضرت سرمدؒ جیسے اکابر صوفیاء اور سفرائے بارگاہِ الٰہی کے نزدیک تو آسمان آنحضرت کے حضور حاضر ہوئے مگر تحریک احمدیت کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ آسمان اور جنت اور عرش اور قلم ہی نہیں بلکہ عرش کا خدا بھی اپنے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی اور استقبال کے لئے نیچے اتر آیا۔ اور قلب محمدؐ پر اس نے اپنے جمال و جلال کے تخت قائم کر دیئے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ اسی نکتۂ معرفت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

گرچہ منسوب کند کس بہ من الحاد و ضلال
چوں دلِ احمد نمے بینم دگر عرش عظیم

خواہ کوئی مجھے ملحد اور گمراہ ہی کہدے مگر میں تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دل سے بڑھ کر اور کوئی عرش عظیم نہیں دیکھتا۔

## حقیقی اسلام کی تصویر بن جانے کا حکم

میرے قابل صد احترام بزرگو! احمدیت اس عدیم المثال تصور معراج کو پیش کر کے اپنے فرزندوں کو یہ حکم دیتی ہے کہ وہ صاحب المعراج خاتم المومنین خاتم العارفین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دلوں میں جگہ دیں اور حضورؐ کے لائے ہوئے اصلی اور حقیقی اسلام کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیں۔ چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کا ارشاد مبارک ہے:

"چاہیئے اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو"

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۳۵)

اور حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

"تمہارا ایمان تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر دس کروڑ بادشاہ بھی تمہارے پاس آ کر کہیں کہ ہم تمہارے لئے اپنی بادشاہتیں چھوڑنے کے لئے تیار ہیں تم ہماری صرف ایک بات مان لو جو اسلام کے خلاف ہے تو تم ان دس کروڑ بادشاہوں سے کہہ دو کہ تف ہے تمہاری اس حرکت پر۔ میں تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات کے مقابل میں تمہاری اور تمہارے باپ دادا کی بادشاہتوں کو جوتی بھی نہیں مارتا"

(الفضل ۳ جولائی ۱۹۶۲ء)

## مستقبل کی نسبت عظیم الشان پیشگوئی

یہ ہے احمدیت کی امتیازی شان اور یہ ہے وہ حقیقی اسلام جس کے ذریعہ انشاء اللہ توحید کا قیام ہوگا۔ خانہ کعبہ اقوام عالم کا مرکز بنے گا قرآن کو پوری دنیا کا آئین تسلیم کیا جائیگا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر روحانی بادشاہت ہمیشہ کے لئے قائم ہو جائے گی۔

چنانچہ حضرت مہدی مسعود نے قریباً پون صدی قبل یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی کہ:

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائیگا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۲)

پھر پندرھویں اور سولہویں صدی ہجری کی دنیا سے احمدیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا:

"اگر کوئی مر کر واپس آ سکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دنیا احمدی قوم سے اسی طرح پُر ہے جس طرح سمندر قطرات سے پُر ہوتا ہے"

(تشحیذ الاذہان جنوری ۱۹۱۳ء ص ۳۹)

ع

خدا خود جبر و استبداد کو برباد کر دے گا
وہ ہر سُو احمدی ہی احمدی آباد کر دے گا
صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہوگی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہوگی

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

# اُذکروا موتٰکم بالخیر

(مکرم شریف احمد صاحب ہاشمی اسلام آباد)

میری اہلیہ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ بنت قریشی عطاء الرحمان صاحب ناظر بیت المال خرچ قادیان پر ۵ دسمبر ۱۹۷۲ء صبح کے وقت دل کا حملہ ہوا۔ انہیں ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب سے اپنی ساری کیفیت انہوں نے خود بیان کی اور علاج شروع ہو گیا۔ ۸ دسمبر کو دل کا دوسرا شدید حملہ ہوا جس پر معالج ڈاکٹر صاحب نے واضح طور پر بتا دیا کہ ان کے جانبر ہونے کی کوئی امید نہیں ہے لہذا اپنے عزیزو اقارب کو اطلاع کر دیں۔ چنانچہ لائلپور، کراچی اور لندن فون اور ٹیلیگرام کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ ہماری انتہائی خواہش تھی کہ یہ اپنے بھائی سے مل لے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھی ربوہ بذریعہ تار درخواست دعا کی گئی۔ ۱۲ کو غیر معمولی حالات میں طبیعت سنبھلنی شروع ہو گئی اور بظاہر حالات خطرہ ٹل گیا اسی دن ان کا بھائی قریشی حبیب الرحمن سیف لندن سے اسلام آباد پہنچ گیا۔ راولپنڈی میں مقیم عزیز تو پہلے ہی پہنچے ہوئے تھے لائلپور سے والد صاحب محترم سید علی حسین شاہ صاحب ۱۲؍ کو اور کراچی کے عزیز دوسرے دن پہنچ گئے۔ انہیں اپنے رشتہ داروں خصوصاً بھائی کو دیکھنے اور ملنے پر بہت خوشی ہوئی۔ اس کا ان کی طبیعت پر نہایت خوشگوار اثر پڑا۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال تھا کہ ایک آدھ دن کے بعد انہیں سپیشل وارڈ سے جنرل وارڈ میں منتقل کر دیا جائے گا اور دو تین دن کے بعد رخصت کر دیا جائے گا مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا۔ ۱۸ دسمبر کو ۱۲ بجے کے قریب دل کا تیسرا نہایت شدید حملہ ہوا اور دو بجے کے قریب اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے ربوہ لیجانے کا بندوبست کیا گیا۔ اور ۱۹ تاریخ ۱۰ بجے صبح ربوہ پہنچ گئے۔ ربوہ جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے عزیزوں کو بذریعہ فون اطلاع دی گئی تھی اور وہ سارے محترم چچا جان مختار احمد صاحب ہاشمی کے مکان پر پہنچ گئے تھے یہاں ہی تجہیز و تکفین کی گئی اور ۱۲ بجے کے قریب گولبازار مسجد مہدی کے عقبی جانب محترم شیخ خورشید احمد صاحب صدر عمومی نے نماز جنازہ پڑھائی اور ۳ بجے کے قریب انہیں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم ہاشمی صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ کو جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے ایام میں چچا جان کے مکان پر بیاہ کر لائے تھے اور جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء کے موقعہ پر یہاں سے ہی ان کا جنازہ اٹھایا گیا۔ مرحومہ نے اسلام آباد میں اپنے ملنے والی مستورات کو معلوم نہیں کس بناء پر بتا رکھا تھا کہ اس کی عمر چالیس سال سے متجاوز نہ ہوگی اور ہسپتال جاتے وقت اپنی پڑوسن کے سامنے اپنا زیور چوڑیاں وغیرہ جو پہن رکھی تھیں اتار دی تھیں اور کہتی تھیں کہ اب میرا آخری وقت قریب آ پہنچا ہے ہسپتال سے زندہ واپس نہ آؤں گی کیونکہ میری عمر چالیس سال ہو چکی ہے۔ افسوس ہے کہ مرحومہ سے کوئی اولاد نہ تھی اور وہ ہر حالت پر صابر اور شاکر تھیں۔ بزرگان اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اعلان کے لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## مسل نمبر ۲۲۹۳۳

میں سعید الرحمن ولد چوہدری رشید علی صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۱۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سعید الرحمن جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری ولد چوہدری بشیر احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ولد چوہدری شہباز خان منتظم تربیت ناصر ہوسٹل ربوہ۔

## مسل نمبر ۲۲۹۳۴

میں محمد غضنفر چٹھہ ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم چٹھہ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۱۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد غضنفر چٹھہ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری ولد چوہدری بشیر احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ولد چوہدری شہباز خان صاحب منتظم تربیت جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل۔

## مسل نمبر ۲۲۹۳۵

میں مبشر احمد طاہر ولد چوہدری فضل احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۲۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مبشر احمد طاہر ولد چوہدری فضل احمد صاحب ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری ولد چوہدری بشیر احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ولد چوہدری شہباز خان صاحب منتظم تربیت جامعہ احمدیہ ربوہ۔

## مسل نمبر ۲۲۹۳۶

میں ارشاد بیگم زوجہ عبدالخالق شاد صاحب قوم بھوپال پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گلشن پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۱۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ ۲۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ارشاد بیگم زوجہ عبدالخالق شاد صاحب گلشن پارک مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ غلام محمد پرویز وصیت ۱۱۰۷۲۔

گواہ شد۔ غلام نبی قمر وصیت ۱۶۷۵۶۔

## مسل نمبر ۲۲۹۳۷

میں زینب بی بی زوجہ محمد ابراہیم صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ بیعت یکم مارچ ۱۹۵۰ء ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۱۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ ۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ زینب بی بی وارڈ نمبر ۵ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ لئیق احمد منیر مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ محمد ابراہیم خاوند موصیہ وارڈ نمبر ۵ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

## مسل نمبر ۲۲۹۳۸

میں ڈاکٹر نذیر احمد منظر ولد حکیم غلام حسین صاحب قوم احمدی پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نذیر احمد منظر احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ محمد اسلم بٹ ولد محمد حسین صاحب بٹ احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ جمیل احمد طاہر احمد نگر ضلع جھنگ۔

# درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے نانا جان محترم بابو محمد بخش صاحب، انبالوی سابق مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ لمبی بیماری کی وجہ سے بہت ہی کمزور ہو گئے ہیں۔ اب حالت تشویشناک ہوتی جا رہی ہے اور کبھی کبھی غنودگی طاری ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل صحت دے۔ آمین (محمد عبدالغنی قیصر دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ میری والدہ محترمہ (اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ڈپٹی اسسٹنٹ سی۔ ایم۔ اے) بعارضہ درد پتہ اور ضعف قلب ربوہ میں بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (حنیف احمد محمود واقف زندگی دارالصدر ربوہ)

۳۔ مکرم چوہدری عبدالحی صاحب ابن ماسٹر حسین خان صاحب ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ٹانگیں شدید درد کی وجہ سے کام نہیں کرتیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد اکرم رشید پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ ضلع لائلپور)

**قائدین یکم فروری ۶۸ء سے سات فروری ۶۸ء تک ہفتہ وصولی منانے کے بعد مرکز کو رپورٹ بھی ضرور بھجوائیں۔**

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خدمتِ دین کے لئے وقت وقف کریں!

## حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"جماعت میں یہ رُوح ہونی چاہیئے کہ جس طرح وہ مالی قربانی کرتی ہے اُسی طرح جسمانی قربانی میں بھی حصّہ لے۔ استثنائی صورتوں کے علاوہ باقی جس قدر ملازم، زمیندار، تاجر اور پیشہ ور ہیں اور جنہیں چھٹیاں مل سکتی ہیں میں اُن سب کو تحریک کرتا ہوں کہ ایک یا دو یا تین ماہ جتنا عرصہ کوئی دے سکے تبلیغ کیلئے دیں۔ یہ بھی نفلی نیکی ہے اور میں اس کے لئے بھی کسی کو مجبور نہیں کرتا لیکن یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر جماعت نے اس پر عمل نہ کیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک نکلیں گے۔ جماعت کی ترقی کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے اور ہر فرد و بشر کو آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ایک نظام کے ماتحت اس میں لازمی طور پر حصّہ لینا پڑے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر مارچ ۱۹۳۶ء)

احبابِ کرام اِن الفاظ پر غور فرمائیں۔ اِسی ارشاد کی روشنی میں اب وقفِ عارضی کی تحریک جاری ہے۔ احباب اس میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

## ایک تقریب رخصتانہ

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ فیروزہ فائزہ صاحبہ ایم۔ اے کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۹ار نومبر ۱۹۷۶ء بعد نماز عصر قصرِ خلافت میں عمل میں آئی۔ اِس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کی حرم محترمہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے کمال شفقت اور ذرہ نوازی کا سلوک فرمایا۔

حضور نے نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں نکاح کا اعلان فرمایا جو دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم کیپٹن مطلوب الحسن صاحب نوری ابن مکرم میجر (ریٹائرڈ) منظور الحسن صاحب ربوہ کے ساتھ قرار پایا (حضور کا یہ خطبۂ نکاح ۹ر دسمبر ۱۹۷۶ء کے الفضل صفحہ ۴ پر چھپ چکا ہے) اس کے بعد حضور ایدہ اللہ احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لے گئے جہاں بارات سمیت دیگر مدعوین موجود تھے۔ تلاوتِ قرآن پاک اور دعائیہ نظم کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی اور پھر دولہا اور اُن کے چند لواحقین کے ساتھ قصرِ خلافت میں تشریف لیجا کر حضور اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ نے میری ہمشیرہ محترمہ کو نہایت شفقت اور محبت بھری دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو بہت بابرکت کرے اور ثمراتِ حسنہ کا موجب بنائے۔

عبید الرحمٰن جاوید ہاشمی ایم۔ اے ابن مکرم عبدالرحمٰن جنید ہاشمی مرحوم
۱۰۲۔ دارالصدر شرقی۔ ربوہ

## نمایاں کامیابی

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری بچّی خالدہ سعید سلمہا نے انٹر کالجیٹ اسلامی مذاکرہ منعقدہ سمن آباد کالج برائے خواتین لاہور سے "اسلام اور حقوق العباد" پر بہترین مقرّرہ کی حیثیت سے اوّل انعام اور قائد اعظم" مذاکرہ منعقدہ انٹر کالج برائے طالبات گلبرگ لاہور سے دوم انعام "قائدِ اعظم بحیثیت معمارِ پاکستان" پر حاصل کئے۔ اور دونوں کالجوں سے اپنے لاہور کالج برائے خواتین کے لئے ٹرافیاں (Trophys) بھی جیتیں۔ یہ کامیابی محض اسلام اور احمدیت کی برکت ہے احبابِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کی اِن کامیابیوں کو اس کے مستقبل کی کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت کرے اور اسے اسلام و احمدیت کی خادمہ بنائے آمین۔

(سیّدہ نسیم سعید۔ لاہور)

## ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا:۔
"جہاں جہاں شہری جماعتیں پائی جاتی ہیں وہاں دوستوں کو ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں اور الفضل کی اشاعت بڑھانے میں مدد کرنی چاہیئے۔"

(الفضل ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۲ء)

آپ اپنے شہر میں الفضل کی ایجنسی قائم کریں۔ اس طرح ایک تو آپ کو اپنے مقدس امام کے ارشاد پر عمل کرنے کی سعادت حاصل ہوگی اور دوسرے الفضل کا پرچہ بھی ڈاک کے مقابلہ پر ایجنسی کے ذریعہ ایک دن پہلے آپ کو پہنچ جائے گا اور آپ کو ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ حاصل ہو جائے گا۔ (مینیجر الفضل)

## اعلاناتِ نکاح

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مورخہ ۱۲ر ۱۲ر ۷۶ء مسجد مبارک ربوہ میں میرے بیٹوں عزیزان میاں فتح اللہ و مبشر احمد کے نکاح ہمراہ عزیزی امۃ النصیر بنت شیخ اقبال احمد صاحب آف کراچی اور عزیزی رخشندہ یاسمین بنت مکرم شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب آف چنیوٹ بعوض مبلغ بیس۲۰ بیس ہزار روپے مہر پڑھا۔

میرے بچے حضرت میاں خدا بخش صاحب بھیروی (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے پوتے اور محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب آف لاہور کے نواسے ہیں۔ دونوں بچیاں بھی ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم کی نواسیاں ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان رشتوں کو ہر سہ خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔

(ایم۔ ظفر اللہ آفیسر سٹیٹ بنک آف پاکستان۔ لاہور)

۲۔ مورخہ ۲۱ر ۱ کو بعد نماز جمعہ محترم چوہدری حاکم علی صاحب امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ نے میرے لڑکے عزیز ولی اللہ صاحب لاہور کا نکاح بہمراہ عزیزہ رئیسہ بیگم صاحبہ دختر مکرم شیخ محمد طفیل صاحب اوکاڑہ بعوض تین ہزار روپے حق مہر پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ رحمت اللہ۔ انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب آف بدین کو سات بچیوں کے بعد بچہ عطا کیا ہے۔ قارئینِ الفضل سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(شریف احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بدین۔ ضلع بدین)


دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
گیورنٹیو میڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر ابجد ہومیو)
ربوہ فون ۲۰۶ / ۲۰۷


دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا پتہ صاف لکھئے نیز چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴